ترجمہ مطارحات التحقیق فی برہان التطبیق

برہان التطبیق کے سلسلے میں تحقیقی مناظرات

دوسری قسط

دوسرا مناظرہ

برہان التطبیق میں جاری ہونے والے مواد کے اندر متکلم اور حکیم کے اختلاف کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ متکلم اور حکیم دونوں فرقے اس پر جمع ہوئے ہیں کہ یہ برہان تطبیق موجودات مجتمعہ میں جو کہ وجود میں مرتب ہیں جاری ہوتا ہے اور اس کا مدلول بھی ثابت ہے اور وہ ہے ان موجودات میں غیر متناہی طور پر تسلسل کا ابطال جیسا کہ ہم نے سلسلہ غیر متناہی میں اس کو تحریر کیا ہے مفروضہ علل اور معلولات میں جو کہ نفس الامر میں موجود ہیں۔ باقی ان دونوں گروہوں کا ایسے امور غیر متناہی میں (جن کے اندر وجود اور ترتیب میں اجتماع پایا نہیں جاتا) برہان تطبیق کے اجراء میں باہمی اختلاف ہے۔ یہ امور اجتماع اور ترتیب مذکور کے فقدان کی حیثیت سے تین اقسام ہیں۔ پہلا وہ کہ ان کے لیے نفس الامر میں وجود نہ ہو بلکہ یہ امور محض وہمی اور عقلی اعتبارات ہیں جس طرح اعداد کے مراتب سب اشاعرہ کے ہاں اور حکماء کے ہاں بعض محققین حکماء کے ہاں، دوسری قسم وہ ہے جس کو اجتماع کے سوا وجود ضابط ہے اور یہ دو قسم پر ہے۔ ایک قسم وہ ہے جس کے لیے وجود تعاقب اور ترتیب کے طور پر ہوتا ہے اور اس میں اجتماع ممتنع ہوتا ہے جس طرح فلکی حرکات جو کہ ایک دوسرے کے بعد آتی ہے اور ان کا اجتماع نہیں ہوتا اور ایک قسم وہ ہے جس کا وجود علی سبیل الاجتماع ہوتا ہے مگر ان میں ترتیب نہیں ہوتی جس طرح

نفوس ناطقہ جو دونوں سے جدا ہیں۔ حکماء کے مذہب پر جو کہ انواع عالم میں نوع انسان کے قدم کے قائل ہیں۔ پس حکماء نے کہا ہے کہ یہ برہان تطبیق امور غیر متناہی میں سے ان تینوں قسموں میں جاری نہیں ہوتا اور جن چیزوں کا وجود اعتباری ہیں۔ ان میں لاتناہی کو جائز قرار دیا ہے اور ان امور میں بھی جن کے لیے وجود تعاقب کے طور پر ہوتا ہے اور جن کے احاد میں ترتیب نہیں ہوتا ان میں بھی لاتناہی کو جائز قرار دیا ہے اور اشاعرہ آخری دونوں قسموں میں برہان تطبیق کے جاری ہونے کو کہا ہے اور انھوں نے لاتناہی کو ایسے امور میں باطل کہا ہے جن کا وجود علی التعاقب ہو اور ان چیزوں میں جن کے آحاد کے درمیان ترتیب نہ ہو اس برہان کے ساتھ جس طرح انھوں نے برہان تطبیق کے ساتھ عدم تناہی کو باطل کہا ہے ایسی چیزوں میں جو کہ وجود میں مجتمع اور مرتب ہوں ان تینوں میں بلا کسی فرق کے ساتھ اور انھوں نے کہا ہے کہ برہان تطبیق تسلسل کے ابطال میں سب سے عمدہ دلیل ہے کیونکہ وہ ایسے امور میں جاری ہوتا ہے[1] جو وجود میں متعین ہوں۔ جس طرح فلکی حرکات اور امور مجتمعہ میں بھی جاری ہوتا ہے چاہے ان میں ترتیب طبعی ہو جس طرح علل اور معلولات یا ترتیب وضعی ہو جیسے ابعاد یا وہاں کوئی ترتیب نہ ہو جس طرح نفوس ناطقہ مفارقہ[2] پھر اس برہان تطبیق سے ان جملہ امور کی تناہی پر دلیل لیا جا سکتا ہے۔ جب کہ انھوں نے برہان تطبیق کا جریان ہر اس چیز میں چھوڑ دیا ہے۔ جس سے وجود کی مباشرت ہو تب انھوں نے حکماء پر اس بات میں طعن و تشنیع کی ہے کہ وہ اس برہان تطبیق کے مدلول کو بعض مباشر بالوجود سے مخصوص کیا ہے یعنی ایسی چیز سے جو کہ وجود

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ یہ دلیل عمدہ ہے اور اس کا عمدہ ہونا اس کے عموم نفع کی وجہ سے ہے اور علل کی طرف سے بطلان تسلسل کے افادہ میں اس ماعدا کے ساتھ مساوی ہے۔ دیکھو حاشیہ سیالکوٹی شرح مواقف پر ج ا ص۱۴۵
ابو سعید قاسمی۔

[2] اس کا کہنا نفوس ناطقہ الخ کیونکہ وہ نوع قدیم ہونے کے قائل ہیں تو وہ دعوی کرتے ہیں برہان تطبیق کے جاری نہ ہونے کی یا تو اس لیے کہ ان میں ترتیب نہیں یا وجود میں اجتماع نہیں کیونکہ اگر ان کی اضافت ان کے حدوث کے زمانہ کی طرف کی جائے تو ترتیب ثابت ہوگی اور اجتماع وجود میں نہ ہوگا کیونکہ ان ازمنہ کا اجتماع منع ہے اور اگر ان کو نہ لیا جائے بلکہ ان کے ذوات کو لیا جائے تو وہ مرتب نہ ہوں گے۔ دیکھو حاشیہ حسن چلپی ص۱۴۵۔ ابو سعید قاسمی۔

میں اجتماع کے ساتھ مقید ہے کسی نہ کسی طرح ترتیب کے متکلمین نے کہا ہے کہ حکماء کی طرف سے وجود کے ساتھ تخصیص ان سے مدلول کا دلیل سے بعض دوسری چیزیں تخلف کا اعتراف ہے اس سے میرا مقصد ہے وہ حوادث جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں۔ اور مجتمع چیزیں جن کے درمیان ترتیب نہیں ہوتا اور تخلف سے دلیل باطل ہو جاتا ہے کیونکہ وہ دلیل منقوض ہوگیا۔ تب اس دلیل سے تسلسل کا ابطال ان چیزوں میں ثابت نہیں جس میں انھوں نے قصد کیا تھا اور وہ ہے مقید بالاجتماع ترتیب کے ساتھ اور جب انھوں نے اس دلیل کو غیر متناہی متعاقب میں جاری کیا اور ان میں تسلسل کو باطل کیا اور جو اس کا قائل نہیں اُن کی طرف سے تخلف برہان کے نشانہ بنے ان امور میں اور وہ مراتب اعداد تھے اور یہ تین اقسام میں سے پہلی قسم ہے۔ جن اقسام کو ہمارا یہ قول شامل ہے کہ جن میں وجود کا اجتماع اور ترتیب پایا نہیں جاتا جس طرح تقسیم میں گذر چکا کہ اپنی لامتناہی میں یہ ایک دوسرے کے بعد آنے والی چیزوں سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور اس لیے یہ نقض ان سے مشہور ہوا دوسرے نقوض جن کو بعد میں لائیں گے ان کو اتنی شہرت حاصل نہ ہوئی اور ان مراتب کی لامتناہی اشاعرہ کے ہاں مسلم تھی اس لیے حکیم کی طرف سے ان کے قول پر برہان تطبیق وارد ہوتا اور امور متعاقبہ میں بھی جاری ہوتا ہے اور ان میں تسلسل باطل ہوتا ہے۔ جس طرح مراتب اعداد میں نقض ہوا کیوں کہ دلیل ان میں بھی جاری ہوتا ہے حالاں کہ وہ بھی اُن کے ہاں غیر متناہی ہیں پھر مدلول متخلف ہوگا اور وہ ہے متناہی اور اشاعرہ کی طرف سے تسلسل کا بطلان حکیم پر نقض کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ ان اشیا میں جن کے اندر عدم متناہی کو جائز قرار دیتے ہیں ان حوادث کے اندر جو ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں۔ ان موجودات میں جن کے اندر ترتیب پائی نہیں جاتی تب حکماء پر اشاعرہ کے نقض سے خلاصی کا بار ہوگا ان چیزوں میں جن کے اندر حکماء تسلسل اور لامتناہی کو جائز قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف اشاعرہ پر یہ لازم ہوگا کہ وہ حکماء کے نقض سے خلاصی کی کوشش کریں جن میں عدم تناہی اور جواز تسلسل کے قائل ہیں اور وہ ہے مراتب اعداد کیوں کہ اصل دلیل ان چیزوں میں ثابت ہے دونوں فریقوں کے ہاں ثابت ہے جن کے لیے اجتماع اور ترتیب ثابت ہو جس طرح ہم نے پہلے کہا تھا۔

ہم پہلے دونوں فریقوں کے ان چیزوں میں تمسک کو ذکر کریں گے جن مواد جہاں میں ان کا باہمی اختلاف ہے اور پھر اس پر کلام کریں گے جس کا ہمارے ہاں اللہ کی حمد سے حق کی ترجیح اور تائید ہوئی ہے جو کہ حل کے باب سے ہے پھر ہم انشاء اللہ نقوض اور ان کے متعلقات پر حق کی تحقیق کے سلسلہ میں ایک الگ مناظرہ لائیں گے

تیسرا مناظرہ

فریقین کے اختلافی مسائل کے دلیل میں

یہ بات آپ کو ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ حکماء کے مقابلے میں اشاعرہ سے ہماری مراد ماسبق مباحث میں ان کے توابع متاخرین علماء ہیں۔ جن کی کتابیں آج کل متکلمین کے مذاہب میں متداول ہیں اور یہاں اشاعرہ سے مراد شیخ ابوالحسن اشعری اور شیخ ابومنصور ماتریدی اور ان کے اقدام تلامذہ نہیں ہیں کیونکہ ہمارے ہاں برہان تطبیق میں ان کا کلام ثابت نہیں ہوا اس لیے ہم نے اس پر تنبیہ کی کیونکہ محققین کے ہاں یہ ثابت ہوا ہے کہ جن کے مسائل کی طرف اتباع گئے ہیں اگر متبوعین کی طرف سے کوئی واضح ثبوت نہیں ہے تو اتباع کے ایسے مسائل اور آراء کی نسبت متبوعین کی طرف کی جاتی۔

جب یہ تمہید پوری ہوئی تو ہم کہتے ہیں کہ قاضی عضدالدین کی مواقف میں یہ رائے ہے کہ برہان تطبیق ہر اس چیز کے اندر جاری ہوتا ہے جس کے ساتھ وجود ہو چکا ہے اُن کے درمیان ترتب ہو یا نہ ہو باقی جہاں تعاقب ہوتا ہے وہاں برہان تطبیق سے وہی لاتناہی عدم الوتوف عن حد (کسی حد تک کھڑا رہنا) کے معنی سے باطل کی جاتی ہے اور وہ تسلسل غیر یقینی سے مشہور ہے۔ جیسے فلکی حرکات میں برہان تطبیق سے ایسی چیزوں میں جو کہ وجود میں تو مجتمع ہیں لیکن ان میں باہمی ترتیب نہیں ہے عدم تناہی کو باطل کیا جاتا ہے جس طرح نوس ہیں اس کی طرف اکثر گئے ہیں اور انھوں نے اس میں اس طرح تمسک اور دلیل پکڑی ہے کہ یہاں آحاد کا نفس الامر میں وجود کے اندر اتفاق ہے کسی وہم کے سوا جس طرح اعداد کے مراتب میں ہوتا ہے۔ تو ان میں عقل کی طرف سے تطبیق کا فرض کرنا ہوتا ہے اگرچہ احاد

کی تفصیل کے سوا اجمالی طور پر تطبیق ہو باقی وہ اشیاء جو وجود میں مجتمع ہیں اگران میں باہمی ترتیب نہ ہو وہاں اس دلیل سے کام لیا جائے گا جس کو قوشجی نے شرح تجرید میں تحریر کیا ہے۔ جیساکہ انھوں نے کہا میں کہتا ہوں کہ جملہ ناقصہ کے آحاد میں سے ہر ایک کا جملہ تامہ کے آحاد میں سے ہر ایک کے مقابلے میں واقع ہونا جب دونوں جملے ساتھ موجود ہوں تو یہ امور ممکن میں سے ہے اگرچہ ان دونوں جملوں کے آحاد کے درمیان ترتیب نہ ہو، عقل اس ممکن کو واقع فرض کرسکتا ہے تاکہ خلف ظاہر ہو ہم اس فرض کرنے میں دونوں کے آحاد کو مفصل ملاحظہ کی طرف محتاج نہیں ہیں بلکہ اس ممکن کے وقوع میں ان آحاد کا اجمالی ملاحظہ کافی ہے تب برہان تطبیق اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ امور غیر متناہی جو کہ ایک ساتھ موجود ہیں وہ مطلقاً محال ہیں چاہے ان میں ترتیب ہو یا نہ ہو۔

وہ اپنے اس ظاہر کلام سے قاضی کا مخالف ہے کہ قاضی افراد غیر مجتمعہ ایک دوسرے کے پیچھے آنے والوں میں برہان جاری کرتا ہے جیساکہ مخفی نہیں ہے لیکن وہ افراد جو کہ مجتمع نہیں ہیں بلکہ متعاقب ہیں ان میں اس دلیل سے کام لیا جائے گا جس کو علامہ دوانی نے شرح عقائد عضدیہ میں تحریر کیا ہے اور اس میں اطناب سے کام لیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ وہ ایسے امور ہیں جن کو مختلف زمانوں میں واقع کے اندر موجود ہونا ضبط کرتا ہے اگرچہ ان کا ایک زمان میں انضباط نہیں ہوا تب عقل وہم کی معویت سے ان آحاد میں دو جملے فرض کرسکتا ہے اور ان دونوں میں اجمالی طور پر تطبیق کا حکم بھی دے سکتا ہے جو واقع کے مطابق ہو اس مطابقت میں خارج یا ذہن میں کسی مفصل ملاحظہ کی ضرورت نہیں ہے اس انداز سے خلف ظاہر ہوگا اور سلسلہ کی عدم تناہی ثابت ہوگی۔ اس سے لے لو!

یہ فقیر (مخدوم محمد معین) کہتا ہے اور اللہ سبحانہٗ کی طرف رجوع ہوتا ہے اپنے سے قوت اور حول کی نفی سے، علامہ قوشجی کا یہ کہنا کہ جملہ کے آحاد میں سے ہر ایک کا واقع ہونا۔ اس قول تک: امور ممکنہ میں سے ہے اگرچہ آحاد میں ترتیب نہ ہو، یہ سارا قول ان کا ممنوع ہے، کیوں کہ وہ چیزیں جو لوازمہ اور امکنہ کے احکام سے خارج ہیں اور تجرد کے لوازم سے گھری ہوئی ہیں اور ہمارے نفوس کی طرح محاط نہیں ہیں اور برزخوں سے مقید ہیں اور تعلق نفوس

اندھیرے والے دونوں مفارق اور الگ ہیں؟ جب ان کے درمیان نہ تو ترتب طبعی اور نہ ہی ——— ترتب وضعی ہوگا تو پھر تو شیخ نے جس کے امکان کا حکم لگایا ہے ان کے جمیع کے نفس الامر امکان کا علم ہمیں کہاں سے ہوگا؟ تاکہ عقل ایک اجمالی حکم واقع ——— کے مطابق لگائے۔ کیوں ایسا ہونا جائز نہیں کہ ذوات النفوس اشیاء کل تجرد کے بعد سلسلہ طولی یا عرضی میں واقع ہونے سے انکار کرنے والی ہوں اور دو جملوں کے آحاد کی تطبیق سے بھی انکار کریں ایسی صورت میں ان کو عقل کا اس طرح فرض کرنا ایک محال امر کا فرض کرنا ہو اور محال کا فرض کرنا محال کو لازم کرلیتا ہے اس کے علاوہ یہ کہ نفوس کے درمیان تطبیق دینا اگرچہ اجمالی طور پر نہ ہو یہ فرع ہے اس کا پہلے ذوات النفوس کا ادراک اور تصور کیا جائے حالانکہ ان کے آحاد کا تصور کرنا اور اُن کے درمیان تطبیق دینا اگرچہ اجمالی کیوں نہ ہو تخیل اور وہم کی مدد کے سوا نہیں ہوسکتا تو پھر خیالی اور موہوم صورتوں کے وقوع کا امکان نفوس سے بعض کا بعض کے مقابل اور عقل کے واقعی حکم کے ساتھ ان میں تطبیق دینا غیر ہے امکان وقوع نفوس کا اپنی ذوات میں اور ان میں تطبیق دینے کا تب ان ممکن خیال صورتوں عقل کی طرف سے واقع فرض کرنے سے ذوات النفوس میں کوئی ——— ممکن خلف اور بطلان لازم نہیں آئے گا۔ تو عدم تناہی بھی لازم نہ ہوگا۔

یہاں اگر تم یہ سوال کروگے کہ یہ منع تو ان اشیا میں آتی ہے جو ازمنہ اور امکنہ کے احکام سے باہر ہوں اور برہان تطبیق جمیع ان اشیاء میں جو اس طرح نہ ہوں منع سے محفوظ ہے تو ہم جواب میں کہیں گے کہ یہ تو بعض مراد اور مطلب کی تخصیص ہے اور ادلہ عقلیہ کی تخصیص ان سے مدلول کے تخلف کا اعتراف ہے اس کے علاوہ ہم یہ بھی کہیں گے کہ اس دلیل سے اکثر طور پر جو قصد کیا جاتا ہے۔ نفی اثبات میں اور تخلف وامتناع میں وہ حقائق علیا ہوتی ہیں جو مدارک حادثہ سے منزہ ہوتی ہیں اور وہ نفوس مجردہ کے مرتبہ سے بلند ہوتی ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات اور اسماء، اور اس کے ذات کے شیونات، معلومات، مقدورات اور اس کے فائض انعال کے آثار لابدایۃ ازل سے لے کر لانہایت ابد تک جیسا کہ اس کی طرف آگے اشارہ آئے گا۔ اور یہ تمام چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر عالم کے احکام میں سے کسی بھی چیز کے ساتھ حکم نہیں کیا اور انہیں اوہام کے ساتھ ان میں تصرف

ل یہاں کچھ اصل میں بیاض تھا میں نے اس کو پُر کیا ہے۔ ابوسعید قاسمی۔

کیا جا سکتا ہے اس طرح کہ بعض کو دوسرے بعض کے مقابلے میں لائیں اور ان کے درمیان باہمی تطبیق دیں اور ان کی کثرت جس پر اس جبل کا اعتماد ہے وہ اس عالم کی کثرت کی طرح تمام توابل میں نہیں ہے، بہرحال ان حقائق کا جو کہ غائب ہیں شاہد پر جیسا کہ جبال کی پتھریاں اور ریت کے ذرات) قیاس کرنا تطبیق میں باطل ہے کم سے کم اس سے شاہد تطعیت کے وزان سے نکل جائے گا جو کہ برہان کی بنیاد ہے۔ علل اور معلولات کے مفروضہ سلسلے کے سوا جو کہ طبعی طور پر مرتب ہیں ان میں کسی بھی وہم کا تصرف نہیں ہے اس کو سمجھنا۔

اور اس میں ایک دوسری بات یہ ہے کہ جملہ ناقصہ میں سے کسی کا جملہ تامہ کے آحاد میں سے کسی ایک کے مقابلے میں واقع ہونا یہ ترتب کی صورت میں متعین ہوتا ہے مطلقاً نہیں ہوتا اس لیے کہ بعض محققین نے ذکر کیا ہے کہ دونوں مفروضہ سلسلے ان میں متناہی طرف میں ایک کا دوسرے پر زائد ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ پھر جب ترتب کی صورت میں دونوں کے درمیان تطبیق دی جائے گی تو ایک طرف سے زیادتی مقابل طرف کی طرف نقل کرے گی کیوں کہ یہ زیادتی اوساط میں نہیں ہے کیونکہ ہم نے آحاد میں سے ہر ایک کو ایک مرتبہ پہلے کے مقابلے میں رکھا ہے تو درمیان میں ایک کی دوسرے پر زیادتی کے لیے کوئی گنجائش نہ ہوگی کیونکہ نظام متسق اور مرتب ہے تو اگر یہ زیادتی طرف میں نہ ہوگی۔ تو اس کو اول فرض کرنے کے ساتھ یہ زیادتی ہرگز مستحق نہ ہوگی باقی جب آحاد مرتب نہ ہوں گے تو پھر جائز ہے کہ زیادتی اوساط کی طرف منتقل ہوجائے کیونکہ وہاں کوئی مرتب نظام نہیں ہے تاکہ زیادتی کا انتقال طرف کی جانب ہوجاتی جس طرح پہلی صورت میں ہوا تھا یہ ہے تو شجی کے کلام پر کلام

باقی رہی علامہ دوانی کی تحریر تو ہم کہتے ہیں اور اللہ سبحانہ سے قوت اور حول کے طلب گار ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسے حوادث ایک دوسرے کے پیچھے آنے والوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا کہ جن پر وجود کا گزر نہیں ہوا۔ تاکہ وجود ان کو ان کے ازمنہ میں واقع اور نفس الامر میں مضبوط کرے اس حیثیت سے کہ وہ ہمارے ہاں متاثر بناتا ہے۔ معدومات محضہ کو خارج میں عال کے حکم کے ساتھ پھر اگر دونوں غیر متناہی سلسلوں کے درمیان تطبیق دے ایک دوسرے کے پیچھے آنے والی موجودات متعاقبہ میں سے تو وہ موجود اور معدوم صرف کے درمیان تطبیق دے گا۔ حالانکہ تطبیق میں کل کا وجود

...وی حیدرآباد

ضروری ہے کیونکہ معدوم کو موجود کے ساتھ تطبیق دینے کے کوئی معنی نہیں ہیں اور دو موجود سلسلوں کا حصول بالفعل ان دونوں کے آحاد کے موجود بالفعل ہونے پر موقوف ہے ورنہ سلسلہ کا عدم لازم آئے گا کیونکہ کل جزء کے انتفاء سے منتفی ہو جاتا ہے اور سلسلہ کی تطبیق میں تعاقبی وجود کفایت نہیں کرتا کیونکہ عقل حاکم ہے کہ تطبیق کے وقت ان دونوں جملوں کے آحاد میں ہر ایک فرد کا موجود ہونا ضروری ہے اور علامہ دوانی مدعی ہے کہ ایسی موجودات جو کہ خارج میں ایک دوسرے کے پیچھے آتی ہیں ان میں بھی تطبیق جاری ہوتی ہے۔ اور وہ علامہ دوانی صریحاً اس بات کا قائل ہے تعاقب کے طور پر قرار نے میں وجود بھی وجود خارجی کی ایک قسم ہے اور وجود خارجی سے ان کا نکالنا تحکم ہے، ان چیزوں میں تطبیق کا وہم کرنا اس بات پر عقل کی اعانت کرتا ہے کہ وہ دو جملوں کو اخذ کرے اور ان کے درمیان انطباق کا وہم کرے اور اُن کی مراد یہ نہیں ہے کہ نفس تطبیق وہم میں ثابت ہے جس طرح اعتبارات محضہ میں ہوتا ہے ورنہ وہ پھر بحث سے خارج ہو جائے گا کیونکہ اعتباری چیزوں میں تسلسل کا تو خصم بھی قائل ہے کیونکہ وہ نفس الامر میں تسلسل نہیں ہے کیونکہ یہ وہم اور اعتبار معتبر اور واہم کے انقطاع سے منقطع ہو جاتا ہے۔ جس طرح اس کا بیان اس کے محل میں آئے گا۔ تب ضروری ہے کہ ان میں تطبیق[redacted] وقوع کی دعویٰ اس کے خارجی حال کے مطابق وہم کی معونت اور مدد سے کی جائے اور یہ دعویٰ وہم میں نہ ہو اور موجود اور معدوم کے درمیان اس کا دعویٰ کرنا جس کا بیان گزر چکا ہے۔ بدیہی طور پر باطل ہے۔ پھر ان میں برہان کے جریان کے دعویٰ قطعاً کوئی معنی نہیں رکھتے۔

علامہ دوانی کا یہ کہنا کہ زمانہ میں تعاقب کے طور پر موجود ہونا وجود خارجی کی ایک قسم ہے اس کے متعلق ہم کہیں گے کہ اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد وجود ذہنی کی نفی ہے تو ان کی بات کو ہم مانتے ہیں لیکن ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ وہ اپنے آحاد اپنے عدم کے آفات میں وجود خارجی کے ساتھ متصف ہیں۔ اس صورت میں کہ وجود اور عدم کے درمیان ایک زمانہ میں سلسلہ کے آحاد میں جمع جائز کیا جائے اور اسی لیے انھوں نے کہا کہ وجود متعاقب (ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے) وجود خارجی کی ایک قسم ہے یعنی ذہنی کی قسم نہیں ہے اور یہ نہ کہا کہ وہ وجود وجود خارجی ہے اس معنی سے کہ اس کا وجود جمیع ازمنہ میں اتصاف ہوتا ہے۔ یہ کلام ہے،

علامہ دوانی کے ساتھ اس کے شرط اجتماع کو گرانے میں ہے۔ باقی علامہ دوانی سے شرط ترتیب کے گرانے کے متعلق بات چیت کرنا اس کے آگے آئے گی جب مقصد کمال اتمام پر منکشف ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اس سے جس کی ہم نے تحقیق کی ہے اور بعد میں بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس [illegible] ل صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان سے واضح ہوا کہ برہان تطبیق ایسے موجودات میں جو کہ [illegible] پر مرتب نہیں ہیں یا جن کا وجود متعاقب ہے۔ چاہے وہ مرتب ہوں یا نہ ہوں اور کسی حد تک ٹھہرے [illegible] نہ ہوں، جاری نہ ہوگا جس کی طرف حکمت کے اساطین گئے ہیں اور اس کی تائید اور تحقیق بعض شریعت حقہ کی باتوں سے بھی ہوئی ہے اس کے صاحب پر صلوٰۃ اور تسلیمات ہوں اور ان کی آل پر اور جس پر عرفاء امت فاضلہ کی پہلی جماعت جو کہ طائفہ قدسیہ صوفیہ میں سے ہیں اتفاق ہوا ہے جس طرح ہم اس کو نقض کے طور پر پیش کریں گے ان لوگوں پر برہان تطبیق کے برہان کا قصد کیا ہے اس کو باطل کرتے ہوئے اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس کے قصد کرنے والوں کے کلام پر تو اس مناظرے میں بسط کیا ہے اس سب میں حق یہ تھا کہ اس کو نقوض کے بعد ذکر کرتے لیکن ہم نے ان کو محل سے اس سبب پیچھے رکھا کہ اس میں کلام بعض ایسے حقائق تک پہنچا کہ اس سفر کو ان پر ختم کرنے اور بحث کرنے کا ارادہ کیا۔ پس یہ اس رسالہ کی روح ہے جس طرح ہم نے خطبہ میں اشارہ کیا تھا اور آنے والے مناظروں میں بھی اس کی طرف اشارہ کریں گے۔ اس حل سے حکماء کے تمسک کی تحریر بھی اجمالی طور پر واضح ہو گئی لیکن اس تحریر کے خلاصہ کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جس کو سید سند قدس سرہ نے شرح مواقف میں لایا ہے۔

جاری ہے